© rasailojaraid.com

"جسے دیکھو امیرِ کارواں ہے"

(جناب بسمل شاہجہاں پوری)

خرد صیدِ غمِ کون و مکاں ہے
جنوں کون و مکاں پہ حکمراں ہے

یہ نادانو! جواہر کی دکاں ہے
یہاں حسنِ نظر کا امتحاں ہے

تمہارے دم قدم سے گلستاں ہے
جدھر تم ہو ادھر سارا جہاں ہے

ذرا اے طائرانِ وقت ہشیار
بڑی کمزور شاخِ آشیاں ہے

سحر کو ظلمتیں گھیرے ہوئے ہیں
نکل اے نیرِ تاباں کہاں ہے

مرے افسانے کو شہرت نہ دیجے
کہ اس میں آپ کی بھی داستاں ہے

فریبِ دوست تجھ سے کیا شکایت
مری قسمت ہی مجھ پہ مہرباں ہے

وہ کلیاں بن کھلے مرجھا رہی ہیں!
کہ جن پہ انحصارِ گلستاں ہے

مری بربادیوں پہ ہنسنے والے
اب اس کے بعد تیرا امتحاں ہے

نسیمِ صبح آہستہ گزرنا!!!
بہت بیکل مریضِ ناتواں ہے

الٰہی خیر رہبر سے کارواں کی
جسے دیکھو امیرِ کارواں ہے

شبِ فرقت ستاروں کی چمک بھی!
دلِ بسمل پہ ضربِ ناگہاں ہے

© rasailojaraid.com